حافظ محمد اسحاق ندیم الرحمانی

عالم اسلام کی عظیم شخصیت
شہید اسلام خطیب ملت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

وہ لوگ ہم نے ایک ہی شوخی میں کھو دیئے
ڈھونڈا تھا جنہیں آسمان نے خاک چھان کر

علامہؒ جیسی شخصیات روز روز جنم نہیں لیتیں بلکہ تاریخ کو اس کے لیے مدتوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ لیل و نہار کی سینکڑوں، ہزاروں کروٹیں بدلتی ہیں تب کہیں جا کر تاریخ کے اوراق پہ روشنیوں اور اُجالوں کے سفر کے نقیب منصۂ شہود پہ آتے ہیں۔

افسوس صد افسوس اہل حدیث کی قیادت اپنے عظیم قائد اور محسن سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو گئی۔ عروس خطابت میں ویرانی چھا گئی۔ دوستوں کی محفلیں اُجڑ گئیں۔ علماء و فضلاء کی مجالس بے رونق ہو گئیں۔ علم و تحقیق کی دنیا بے آباد ہو گئی۔ قلم و قرطاس کا میدان اُجڑ گیا۔ تعلیم و تدریس کی دنیا سونی ہو گئی۔ آج قیادت اپنے قائد کو تلاش کرتی ہے، مگر اُسے اپنا قائد نظر نہیں آتا۔ آج خطابت اپنے شاہسوار کو ترستی ہے مگر وہ مایوس ہو جاتی ہے جب وہ اپنے خطیب کو نہیں دیکھ پاتی۔

آج تعلیم و تحقیق اپنے مدرس و معلم کو ڈھونڈتی ہے مگر وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو جاتی ہے۔ آج مسجد چینیانوالی کے در و دیوار اس عظیم مبلغ کی آواز سے گونجنا چاہتے ہیں مگر جب انہیں وہ عظیم داعی و مبلغ نہیں ملتا تو پھر اُن پر دوبارہ اُداسی اور ویرانی چھا جاتی ہے۔ آج پھر زمانہ اپنے وقت کے عظیم سپوت کو پکار رہا ہے لیکن چہار سو نگاہ دوڑانے کے باوجود اُس کی صدائے بازگشت پھر واپس ناکام و نامراد لوٹ آتی ہے۔

آج گزرگاہوں میں جہاں سے علامہؒ کا گزر ہوتا تھا مکمل سناٹا چھایا ہوا ہے۔ در و دیوار

سے حسرت ٹپک رہی ہے ۔ سڑکیں نظر آتی ہیں ۔ ہوائیں ماتم کر رہی ہیں، اور فضائیں نوحہ کناں
مجھے یوں لگتا ہے کہ آج پھر سب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، اور آج ہر بے قرار و مضطرب کے لیے
"پنبۂ بالشِ کفِ سیلاب" اور ہر گریہ آنکھ کے لیے "تارنگہ نایاب" ہو گا ۔ آج شدتِ غم اور اشک
سے سب کی زبانیں گنگ ہوں گی، اور آنسوؤں کی زبان سے آج وہ ایک دوسرے سے گویا پھر کہہ
رہے ہوں "علامہ احسانؒ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے"۔

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ بیک وقت، مبلغ، ادیب، محقق، خطیب شعلہ نوا، مردِ مجاہد ایک نڈر
اور بے باک سپاہی، اور ایک عظیم قافلۂ حق کے سالار تھے ۔

علامہ کو اگر آپ مبلغ کی حیثیت سے دیکھنا چاہتے ہیں تو عرب و یورپ کے ممالک کے طویل
دَوروں کی رُوداد آپ کو پڑھنا ہوگی ۔ اگر آپ علامہ ظہیرؒ کو ایک بے باک اور نڈر فرزندِ اسلام کی
صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو ہر جگہ، ہر محفل میں علامہ کی شخصیت اِس شعر کا مصداق نظر
آئے گی ۔ ؎

ہم چھاؤں میں تلواروں کے کہہ آئے تھے حق پیش آتا نہ تھا خوفِ سُلطان و امیر

اور اگر آپ علامہ احسانؒ کو ایک نامور محقق کی صورت میں مطالعہ کرنا چاہتے ہوں تو آپ کو علامہؒ کی یہ
دلائل و براہین سے پُر تصنیفات پڑھنے کی دعوت دیں گی ۔ "القادیانیۃ" "الشیعہ والسنہ" "الشیعہ
واھل البیت" "الشیعہ والقرآن" "البریلویۃ" "مرزائیت اور اسلام" "کتاب الوسیلہ"
"کتاب التوحید" وغیرہ ۔ اگر آپ علامہ کو ایک بے مثال خطیب کی شکل میں جلوہ گر دیکھنا چاہتے
ہیں تو آپ چینیانوالی مسجد کے درو دیوار سے پوچھیں، کہیں آپ کو علامہ کی آواز کی گھن گرج بنجاح
عال میں سُنائی دے رہی ہوگی، کہیں لیاقت باغ علامہ کی خطابت کی جو کا نقشہ پیش کر رہا
ہوگا، اور کہیں حکمرانوں کو چیلنج کرنے، انھیں للکارنے کا منظر تمہیں یُوں دکھائی دے گا ۔ ؎

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

اور اگر آپ علامہؒ کو حق و صداقت کی خاطر مصائب برداشت کرنے، پابندِ زنداں و سلاسل
دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو علامہ ظہیرؒ کے یہ الفاظ نہیں بھولنے چاہییں "مجھے رمضان شریف
میں گرفتار کیا گیا تھا، اور مجھے اڑتالیس گھنٹے تک روزہ افطار نہیں کرنے دیا تھا ۔ مجھے ۱۰۴ ڈگری بخار
ہو گیا تھا ۔ (بحوالۂ قومی ڈائجسٹ)

اور اگر آپ علامہؒ صاحب کو ایک بہترین مقرر کی صورت میں دیکھنے کی تمنا رکھتے ہیں تو شہادت

سے ۲۰ دن پہلے علامہ ظہیرؒ کے جلسۂ عام قصور مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۸۷ء کی جھلکیاں دیکھنا ہوں گی۔ جب خطابت اپنے پورے جوبن پہ تھی۔ جب فصاحت و بلاغت عقیدت کے پھول نچھاور کر رہی تھی۔ جب کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی زبان یوں گویا تھی۔

" کبھی یاد کیا کرو گے ــــ لیکن اس وقت ہم نہیں ہوں گے۔ اور تم اپنے بیٹوں کو داستانیں سنایا کرو گے۔ کہ جب ہر طرف خوف تھا۔ ظلمت تھی، تاریکی تھی اور ظلمت کا سناٹا تھا۔ ایک کمزور آدمی لاہور سے اٹھا تھا۔ اور اس نے کہا تھا۔ لوگو! سن لو! اہل حدیث کسی کی بھیڑ بکری نہیں ہیں۔ اہل حدیث کائنات کی وہ قوت اور طاقت ہیں کہ اگر اسے احساس ذوق پیدا ہو جائے تو دنیا کی کوئی جماعت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اس لیے یہ منفرد جماعت ہے کہ جس کے گھر جب بچہ جنم لیتا ہے تو ماں اُسے لوری دیتے ہوئے کہتی ہے ــــ بیٹا! کائنات کے سامنے کٹ جانا گوارا کر لینا ــــ رب کے سوا کسی کے سامنے جھکنا گوارا نہ کرنا۔

اور میری ملت کے جوانِ رعنا اور میری قوم کے سپوتو! اٹھو! آج تمہارے ملک کو ــــ تمہاری جماعت کو تمہاری ضرورت ہے ــــ کس کے لیے؟ ــــ حق کی علمبرداری کے لیے ــــ ملک میں کتاب و سنت کی علمبرداری کے لیے ــــ سرورِ کائناتؐ کے نام نامی کو بلند کرنے کے لیے ــــ رب کی توحید کو عام کرنے کے لیے ــــ شرک و گمراہی کو مٹانے کے لیے ــــ اور انشاء اللہ ایک دن آنے والا ہے جب پاکستان کی فضاؤں میں پرچم لہرائے گا تو کتاب اللہ کا لہرائے گا، اور سنت رسولؐ کا لہرائے گا ــــ اور اُس دن کو طلوع ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

اور اگر آپ علامہ کو ایک بہترین قائد و رہبر کی صورت میں دیکھنے کی آرزو رکھنا چاہتے ہیں تو آپ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور تحریکِ نظام مصطفیٰؐ کے لمحات کو پڑھیے جہاں ہر جگہ، ہر سو آپ کو علامہ کی ولولہ انگیز قیادت فکر و رہنمائی کرتی ہوئی پیش پیش نظر آئے گی۔ اگر آپ علامہ کو زبان عربی کے ایک ماہر کی صورت میں دیکھنے کی تڑپ رکھتے ہوں تو علامہ کی عربی تصانیف آپ کو دعوتِ فکر دیں گی۔ آپ کو عراق کے صدر حسین کے یہ الفاظ یاد رکھنا ہوں گے " کہ میں نے عربی زبان میں ایسی تقریر کسی عربی خطیب سے بھی نہیں سُنی۔

اور اگر آپ علامہ کو شاعر مشرق علامہ اقبال کی زبان میں دیکھنے کے عادی ہوں تو آپ اس شعر کو پڑھیے گا۔

سہ آئین جواں مردی حق گوئی و بے باکی ‏ ‏ ‏ اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رُوباہی

آپ کو اس شعر کے قالب میں علامہ کا پورا عکس نظر آئے گا۔